بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

یعنی

امام دارالہجرت حضرت امام مالکؒ کے سوانح حیات

امام صاحب کے زمانہ، اُن کی آراء و افکار
اور قانون اسلامی میں مالکی فقہ کی امتیازی
شان کا مفصل بیان

تالیف
محمد ابو زہرہ
پروفیسر قانون اسلامی
یونیورسٹی فواد اول مصر

ترجمہ و حواشی
عبید اللہ قدسی

شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز
لاہور ○ حیدرآباد ○ کراچی

تمہید

قاضی عیاض کی کتاب مدارک میں لکھا ہے: "لیث بن سعد نے کہا، میں حضرت مالکؒ سے مدینہ میں ملا تو انؒ سے پوچھا، میں دیکھتا ہوں کہ آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے ہیں؟ جواب دیا۔ ابو حنیفہ کے ساتھ پسینہ آگیا وہ تو بڑے فقیہہ ہیں۔ پھر میں ابو حنیفہؒ سے ملا۔ ان سے پوچھا آپ کو اس آدمی کی کیا بات پسند آئی؟ ابو حنیفہؒ نے جواب دیا، صحیح جواب اس قدر جلدی دینے والا میں نے نہیں دیکھا اور نہ اسقدر پرکھنے والا پایا۔"

یہ عراقی امام کی رائے ہے دار الہجرت کے امام کے متعلق اور یہ فقیہہ عراق اور شیخ کوفہ کے متعلق امام حجاز کی رائے ہے۔ دونوں فقہ اور نظر میں اپنے ساتھی کا مقام پہچانتے ہیں ان کی آرا اور فکر کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور ان کے علم کے مقام پر انہیں رکھتے ہیں۔

ائمہ کے بے تعصب مسلک کی پیروی

اس صحیح توجہ کے ساتھ ہماری کوشش ہے کہ ائمہ میں سے ہر ایک امام کا مطالعہ کریں۔ ہم ان پر غور کریں گے۔ جو غیر متعصب ہیں اور بیان میں زیادتی و ظلم نہیں کرتے ہیں۔ زمانہ اجتہاد کے بعد میں آنے والوں کا مسلک ہم اختیار نہیں کریں گے۔ تعصب سے بدلہ لینے والوں کی ہم پیروی نہیں کرینگے اس لیے کہ ہم یقین کرتے ہیں کہ کسی کی تحقیر میں امام مالکؒ کی بڑائی نہیں نکلتی۔ نہ کسی کی کمی سے ان کی بلندی پیدا ہوتی ہے امام مالکؒ کی خوبیاں ذاتی ہیں۔ عطیۂ خدا ہیں اور ان کے مطالعہ کا نتیجہ ہیں طلب حق میں اخلاق کی وجہ سے ہیں۔ اور ان کمالات کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنے کا نتیجہ ہیں اور یہ تمام خوبیاں ان میں بدرجۂ اتم ہیں۔ ان لوگوں نے حق بات حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کی اور اپنی نیت کا احتساب کیا۔ ان اماموں میں سے ہر شخص اپنی رائے واپس لے لیتا تھا۔ اگر اسے یہ معلوم ہو جاتا کہ جو کچھ اس نے کہا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ مالکؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔

"قاضی کے لیے ضروری ہے کہ وہ علما کی ہم نشینی ترک نہ کرے اور جب کوئی مشکل فیصلہ آ جائے تو علما سے رجوع کرے اور ان سے مشورہ لے۔"

مدینہ کے حاکموں میں سے ایک حاکم کو آپ نے وصیت فرمائی تھی۔ چنانچہ فرمایا تھا: "جب تم پر کوئی مشکل آئے تو غور کرو اور اپنی رائے کو دوسرے کی نظر سے جانچو۔ اس لیے کہ جانچ رائے کے عیب کو نکال دیتی ہے جس طرح آگ سونے کو صاف کر دیتی ہے۔"